مقتدی اگر قصداً واجب چھوڑ دے، تو کیا اسے کوئی رعایت ملے گی؟؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12154

تاریخ اجراء: 11 شوال المکرم 1443ھ / 13 مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مقتدی اگر جماعت کے دوران قصداً کوئی واجب چھوڑ دے، تو کیا اس کی نماز بھی واجب الاعادہ ہو جائے گی؟ جیسا کہ منفرد کی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یا پھر اس میں کوئی تفصیل ہے؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں اس مقتدی کی نماز بھی واجب الاعادہ ہو جائے گی، کیونکہ نماز کے واجبات میں سے کسی بھی واجب کو قصداً ترک کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہو جاتی ہے، اس مسئلے میں منفرد اور مقتدی کی کوئی تخصیص نہیں۔

البتہ مقتدی کے لیے اتنی رعایت ضرور ہے کہ امام کے پیچھے بھولے سے واجب چھوٹنے پر اس مقتدی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

نماز کے کسی واجب کو عمداً چھوڑ دینے کے حوالے سے فتاویٰ شامی میں مذکور ہے: ”(ولها واجبات لا تفسد بتركها و**تعاد وجوبا في العمد**) ای بترک هذه الواجبات او واحد منها“ یعنی نماز میں کچھ واجبات ہیں جن کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ ان واجبات کو یا ان میں سے کسی ایک بھی کو واجب کو قصداً ترک کرنے کی صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص181، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے: ”واجباتِ نماز سے ہر واجب کے ترک کا یہی حکم ہے کہ اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب، اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا **قصداً واجب کو ترک کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔**“ (فتاویٰ امجدیہ، ج01، ص276، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مقتدی بھی اگر جان بوجھ کر کسی واجب کو ترک کرے تو اس کی نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ امام کے ساتھ نہ کیا بلکہ امام کے فارغ ہونے کے بعد کیا تو نماز اس کی ہوئی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "ہو گئی اگرچہ بلا ضرورت ایسی تاخیر سے گنہگار ہوا اور **بوجہ ترک واجب اعادہ نماز کا حکم دیا جائے** تحقیق مقام یہ ہے کہ۔۔۔۔۔(مقتدی نے) اگر بلا ضرورت فصل کیا تو قلیل فصل میں جس کے سبب امام سے جاملنا فوت نہ ہو ترکِ سنت اور کثیر میں جس طرح صورت سوال ہے کہ **فعل امام ختم ہونے کے بعد اس نے کیا ترک واجب جس کا حکم اس نماز کو پورا کر کے اعادہ کرنا۔**" (فتاوی رضویہ، ج 07، ص 276-275، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً و ملتقطاً)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "**امام کے پیچھے اگر مقتدی سے** سہواً یا **قصداً کوئی واجب چھوٹ گیا مثلاً تشہد نہیں پڑھا تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں؟**" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "**کسی واجب کو قصداً (جان بوجھ کر) امام کے پیچھے چھوڑنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ہو گی۔** اور اگر امام کے پیچھے سہواً (بھول سے) کوئی واجب چھوٹ گیا تو پھر سجدہ سہو واجب نہ ہو گا۔" (وقار الفتاوی، ج 02، ص 210، بزم وقار الدین، کراچی، ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم